رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۱

ٹیلیفون نمبر ۹۱

آثار الفضل بیدی اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۵ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر سر درد اور نزلہ کے باعث علیل ہو گئی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؁

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام آج بعد نماز مغرب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے۔ اور مسٹر محمد یوسف صاحب بی اے ایل ایل بی نے انگریزی میں تقریریں کیں ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قوس الوہیت اور قوس انسانیت کا وتر

ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ

"دنو سے مراد قرب الٰہی ہے۔ اور قرب کسی حرکت مکانی کا نام نہیں۔ بلکہ اس وقت انسان کو مقرب الٰہی بولا جاتا ہے کہ جب وہ ارادہ اور نفس اور خلق و تمام اضداد اور اغیار سے بکلی الگ ہو کر طاعت اور محبت الٰہی میں سراپا محو ہو جائے اور ہر ایک ماسوی اللہ سے پوری دوری حاصل کرے اور محبت الٰہی کے دریا میں ایسا ڈوبے کہ کچھ اثر وجود اور انانیت کا باقی نہ رہے۔ اور جب تک اپنی ہستی کے نقش سے مبرا نہیں اور بقا باللہ کے پیرایہ سے متحلی نہیں۔ تب تک اس قرب کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور بقا باللہ کا مرتبہ تب حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب خدا کی محبت ہی انسان کی غذا ہو جائے۔ اور ایسی حالت ہو جائے کہ بغیر اس کی یاد کے جی ہی نہیں سکتا۔ اور اس کے غیر کا دل میں سمانا موت کی طرح دکھائی دے۔ اور صریح مشہود ہو کہ وہ اسی کے ساتھ جیتا ہے۔ اور ایسا خدا کی طرف کھینچا جائے جو دل اس کا ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق اور اس کے درد و درمند رہے اور ماسوا سے اس قدر نفرت پیدا ہو جائے کہ گویا غیر اللہ سے اس کی عداوت ذاتی ہے۔ جن کی طرف میل کرنے سے بالطبع دکھ اٹھاتا ہے۔ جب یہ حالت متحقق ہو گی۔ تو دل جو مورد انوار الٰہی ہے۔ خوب صاف ہو گا۔ اور اسماء اور صفات الٰہی کا اس میں انعکاس ہو کر ایک دوسرا کمال جو تدلّی ہے۔ عارف کے لئے پیش آئے گا۔ اور تدلّی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کر کے اس ذات رحمان و رحیم کی طرح شفقتاً علی العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے۔ اور چونکہ کمالات دنو کے کمالات تدلّی سے لازم ملزوم ہیں۔ پس تدلّی اسی قدر ہو گی۔ جس قدر دنو ہے۔ اور دنو کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفات الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو۔ اور محبوب حقیقی سے بے شائبہ ظلمیت اور بے توہم حجابیت و غیریت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور نامہ اخلاص

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے کا خط امریکہ سے

سیدنا و مرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اخبار الفضل کے مطالعہ سے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور فخر الدین ملتانی کے اخراج از جماعت کے متعلق معلوم کر کے رنج اور خوشی کے جذبات پیدا ہوئے۔ رنج تو اس لئے کہ انہوں نے اپنی شرارت سے حضور پُر نور کو بہت تکلیف پہونچائی۔ اور خوشی اس لئے ہوئی کہ منافقین جتنی جلدی جماعت سے نکل جائیں۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ جسم کے کسی حصہ کو اگر سانپ ڈس لے۔ تو بسا اوقات اس کو کاٹ دینا ضروری ہوتا ہے تا زہر تمام جسم میں سرایت نہ کر جائے۔ اس طرح جسم کا ایک عضو کاٹ کر تمام جسم کو محفوظ کر لینا لازمی ہوتا ہے۔

مجھے اس بات پر کامل یقین ہے۔ کہ تمام اشرار اپنے تمام ارادوں میں خائب و خاسر ہوں گے۔ اور موجودہ فتنہ سلسلہ عالیہ حقہ کے لئے موجب ترقی ثابت ہوگا۔ مجھے حضور پُر نور کے الہام انّ الذین اتبعوك فوق الذین کفروا پر پورا ایمان ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑے ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اضغوا ولیمزقنھم کا مصداق بنائے گا۔

میں اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی طرف سے پھر اقرار کرتا ہوں۔ کہ ہم سب حضور کی اطاعت و غلامی کو اپنے لئے موجب فخر و سعادت سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تا زیست حضور کے ہر حکم ارشاد اور اشارہ پر اپنی جانیں قربان کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قصور معاف فرمائے۔

آج سے سولہ۔ سترہ سال قبل میں نے حضور پُر نور کی صداقت کے متعلق ایک خواب دیکھا تھا۔ وہ درج ذیل کرتا ہوں۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان مجمع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت زریں لباس زیب تن کئے عید کا خطبہ پڑھ رہے ہیں میں جب زیادہ نزدیک ہوا اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں۔ بلکہ خود حضور فداہ روحی و جسمی ہیں۔ یہ خواب میں نے اپنے بھائی مولوی ظل الرحمٰن صاحب اور محترم ڈاکٹر بدر الدین صاحب کو بھی سنایا تھا۔ میرے بھائی مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بڑے جوش سے کہا کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ کا نظارہ دکھایا۔" واللہ اعلم بالصواب

ناچیز غلام مطیع الرحمٰن بنگالی از شکاگو

درخواست ہائے دعا قاضی احمد اللہ صاحب ملتان کے ماموں اخوند محمد اکبر خان صاحب بدستور بیمار ہیں۔ چند روز سے حرارت کی شکائت بھی ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ فتح محمد صاحب شر کراچی کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۵ اکتوبر ہے۔ احباب انکی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۲۰۶	شاہزادی صاحبہ پٹیالہ	۱۲۱۸	میاں مظفر الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۲۰۷	سید عبد الغفار صاحب میسور	۱۲۱۹	سید بشیر احمد صاحب " لاہور
۱۲۰۸	محمد عزیز چیدہ صاحب مدراس	۱۲۲۰	میاں عیدا صاحب " امرتسر
۱۲۰۹	چودہری محمد حسین صاحب ضلع سرگودہا	۱۲۲۱	رحمت بی بی صاحبہ " ہوشیارپور
۱۲۱۰	محمد اکبر صاحب "	۱۲۲۲	شیخ عبد المجید صاحب پوری
۱۲۱۱	محمد اشرف صاحب " "	۱۲۲۳	محمد علی صاحب ضلع فیروزپور
۱۲۱۲	بشیر احمد صاحب " "	۱۲۲۴	جلال الدین صاحب سندھ
۱۲۱۳	بشیر بیگم صاحبہ " "	۱۲۲۵	رقیہ بی بی صاحبہ ضلع فیروزپور
۱۲۱۴	نذیر بیگم صاحبہ "	۱۲۲۶	عائشہ بیگم صاحبہ "
۱۲۱۵	عبد القادر صاحب دادو (سندھ)	۱۲۲۷	محمد علی صاحب "
۱۲۱۶	نور بیگم صاحبہ ضلع سیالکوٹ	۱۲۲۸	زینب بی بی صاحبہ "
۱۲۱۷	محمد عبد القادر صاحب ہنگری	۱۲۲۹	رانی صاحبہ ضلع جالندھر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنے والے احباب سے گزارش

باوجود اعلان کرانے کے بعض احباب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور خط لکھتے وقت اپنا نام و پتہ مکمل اور خوشخط تحریر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا پھر احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا نام و پتہ مکمل اور خوشخط لکھا کریں۔ تا حضور کو خط کے پڑھنے میں اور دفتر کو جواب دینے میں دقت نہ ہو

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو دیکھ کر

کیا ہے زندہ مُردوں کو تری تقریر کہتی ہے — قلم کا بادشہ ہی تو تری تحریر کہتی ہے
ادیبوں نے تری تفسیر جب دیکھی تو بول اٹھے — خدا تجھ سے لکھاتا ہے تری تفسیر کہتی ہے
تری تبلیغ پہونچے گی زمیں کے سب کناروں تک — یہی تدبیر کہتی ہے یہی تقدیر کہتی ہے
مسیح وقت و مہدی اُمتی بھی ہے "نبی" بھی ہے — ترا انداز کہتا ہے تری تبشیر کہتی ہے
حدیثوں میں جو حلیہ ہے ملائے تجھ سے جو چاہے — اُدھر ہیں مخبر صادقؐ اِدھر تصویر کہتی ہے
محبت کے جو قیدی ہیں نہ چھوٹیں گے وہ جیتے جی
حسن کے پاؤں کی ہر دم یہی زنجیر کہتی ہے

حسن رہتاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ رجب سنہ ۱۳۵۶ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف

شیخ عبد الرحمٰن مصری کی طرف سے انتہائی بغض و عناد کا اظہار

عدالت میں اعانتِ قتل اور حفظِ امن کے متعلق سراسر جھوٹے استغاثے

(۲)

اگرچہ دشمنی اور عداوت کے انتہائی مقام پر پہونچے ہوئے احرار اور پیغامیوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں کئی بار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف اعانتِ قتل کا سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا۔ مگر ان میں سے کبھی کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ اس دروغگوئی کو عدالت تک لے جائے۔ اور استغاثہ کی صورت میں پیش کرے۔ چونکہ اس نہایت ہی شرمناک اور تکلیف دہ حرکت کے نتیجہ میں جو ذلت و رسوائی حاصل ہونے والی تھی وہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے ہی مقدر میں تھی۔ اس لئے وہی اس کے مرتکب ہوئے۔ اور آخر انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ وہ اپنے تمام حمایت کرنے والوں اور مددگاروں کی انتہائی امداد کے باوجود کذب و افترا کی جو عمارت تعمیر کر رہے تھے۔ وہ یک لخت دھڑام سے گر کر چکنا چور ہو گئی۔ اور خدا تعالےٰ نے دشمن کے اس وار کو بھی جو اس نے نہایت سنگدلی اور باطل آرائی کے جوش میں کیا تھا۔ بیکار کر دیا۔ اور حملہ آوروں کو ندامت اور شرمندگی کے گڑھے میں گرا دیا۔

اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ یہ لوگ اور خاص کر مصری صاحب کسی کو مونہہ نہ دکھاتے۔ اور اس بیہودہ حرکت پر شرم محسوس کرتے۔ لیکن یہ احساس ان میں باقی ہوتا۔ تو اس حالت کو ہی کیوں پہونچتے۔ ادھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف ان کا استغاثہ زیرِ دفعات $\frac{۳۰۲}{۱۰۹}$ تعزیراتِ ہند ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی عدالت سے خارج ہوا۔ ادھر انہوں نے ایک اور استغاثہ حفظِ امن کا زیرِ دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی عدالت میں دائر کر دیا۔

اس دفعہ کا مفاد یہ ہے۔ کہ جس شخص کی نسبت احتمال ہو۔ کہ وہ نقضِ امن کرے گا۔ یا آسائشِ عامہ خلائق میں خلل ڈالے گا۔ یا کوئی ایسا فعل بے جا کرے گا۔ جس سے غالباً نقضِ امن لازم آئے گا۔ یا آسائشِ عامہ خلائق میں خلل پڑے گا تو صاحب مجسٹریٹ مجاز ہو گا۔ کہ ایسے شخص سے بوعدہ حفظِ امن ایسی میعاد کے لئے جو ایک برس سے زیادہ نہ ہو۔ مچلکہ معہ ضمانت لے۔

اس استغاثہ میں شیخ مصری صاحب نے یہ کہا۔ کہ ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے نقضِ امن کا خطرہ ہے اس لئے حفظِ امن کی ضمانت لی جائے مگر عدالت نے دفعہ ۱۰۷ کے اس استغاثہ کو بھی استغاثہ دفعہ $\frac{۳۰۲}{۱۰۹}$ تعزیراتِ ہند کی طرح بالکل بے بنیاد اور سراسر جھوٹا قرار دے کر بلا طلبی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خارج کر دیا۔ اور اس طرح مصری صاحب کو دوسری بار غلط الزام لگانے کی وجہ سے ذلت کا سامنا ہوا۔

مصری صاحب خیال کرتے ہونگے کہ انہوں نے ایک وار کیا تھا۔ اگر وہ خالی چلا گیا۔ تو اس سے ان کا کیا بگڑ گیا۔ انہوں نے سلسلۂ عالیہ احمدیہ کو بدنام کرنے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات کے خلاف نہایت خطرناک الزام لگانے کی جو کوشش کی تھی۔ اگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ تو ان کا کیا حرج ہوا۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ اس شرمناک حرکت نے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کے دل میں ان کے اس رویہ کے متعلق انتہائی نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ شرافت اور انسانیت کی دنیا میں مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ حفظِ امن کے متعلق انہوں نے جو استغاثہ دائر کیا۔ اس کو رد کر کے ایک طرف تو عدالت نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ اور دوسری طرف مصری صاحب کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ان کی دروغگوئی پہ مُہر ثبت کر رہا ہے۔

اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جس فتنہ و شرارت کی بنیاد مصری صاحب نے رکھی۔ اور جو جو اشتعال انگیز اور دل آزار حرکات انہوں نے کیں۔ اور کرائیں۔ وہ امن کے برباد کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تھیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات تھی۔ جس نے امن کے قیام کے لئے انتہائی کوشش کی۔ بار بار جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی۔ حتّٰی کہ حضورؓ یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ اگر کسی نے انتہائی ظلم و ستم کرنے والوں کے مقابلہ میں بھی خلافِ قانون اور خلافِ امن کوئی حرکت کی تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔

غرض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تعلیم اور ہدایات ہی ہیں۔ جو قیامِ امن میں ممد اور معاون ہو رہی ہیں۔ ورنہ مصری صاحب اور ان کی پارٹی تو بارہا بدامنی پیدا کرنے کے اسباب مہیا کر چکی۔ اور اب بھی کرتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق بن کر مصری صاحب نے نقضِ امن کا الزام اس ذات پر لگایا جس کے ذریعہ امن قائم ہے اور جس نے قیامِ امن کی خاطر اپنی جماعت کو ہر قسم کے مظالم برداشت کرنے کے لئے نہایت سخت تاکیدی حکم دے رکھا ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت مصری صاحب معاندینِ احمدیت اور دشمنانِ مرکزِ احمدیت کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ اور وہ جو کچھ بھی ان سے کرانا چاہتے ہیں۔ نہایت سرگرمی سے کر رہے اور روز بروز جماعت احمدیہ کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ یہ بات ضروری طور پر ذمہ دار حکام کو پیشِ نظر رکھنی چاہیئے۔ اور مصری صاحب کی دل آزار سرگرمیوں کا پوری طرح سدِّباب کرنا چاہیئے۔

چودھری افضل حق کی انتخابی غداری کے متعلق الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر مظہر علی کے شائع شدہ خط کی تحریر اور انکی دستخطی تحریر میں نمایاں مشابہت ہے

(۳)

احرار اور "کتاب الاشرار"

دوسری چیز جسے ہم زیر بحث لانا چاہتے ہیں "کتاب الاشرار ہے"۔ جو شڈول ۳ میں ۲ سے ظاہر کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ان مخالفانہ تنقیدات کے اقتباسات جمع کئے گئے ہیں۔ جو شہید گنج ایجی ٹیشن کے موقعہ پر احرار پارٹی کے رویہ پر کی گئیں۔ اور اس وقت کئی ایک اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس کے شروع میں ایک طویل دیباچہ بھی دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب اناؤ میں محمد یحیٰ خان نے شائع کی۔ اور مسئول علیہ نے اسے اپنے حلقۂ انتخاب میں تقسیم کرنے کی غرض سے ہوشیارپور میں چھپوایا۔ لیکن اس نے بیان کیا ہے کہ بعد میں یہ معلوم کرکے کہ کتاب کے مندرجات جو زیادہ تر مشکل اردو نظموں پر مشتمل ہیں۔ اس حلقہ کے ووٹروں کے فہم سے بالاتر ہیں۔ اس نے اسے تقسیم نہیں کیا۔ درخواست کنندہ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ کتاب تقسیم کی گئی تھی۔ جو شہادت دی ہے۔ وہ بہت قلیل اور ناقابل اعتبار ہے لیکن یہ بات بالکل غیر اہم ہے۔ کیونکہ مسئول علیہ نے اس کے طبع کرانے کا اعتراف کیا ہے۔

لیڈرانِ احرار پر شدید نکتہ چینی

اس کتاب کے قابلِ اعتراض حصے جن پر نشان کیا گیا ہے۔ انکا مکمل ترجمہ ضمیمہ ب میں درج ہے۔ ان حصوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ ان میں احرار اور ان کے پانچ لیڈروں یعنے مولوی حبیب الرحمٰن مولوی عطاء اللہ بخاری۔ مولوی محمد داؤد غزنوی چودھری افضل حق اور مسٹر مظہر علی اظہر پر مجموعی طور پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے اور اس تمام نکتہ چینی کا تعلق براہ راست شہید گنج کے واقعہ سے ہے درخواست کنندہ کے وکیل نے دو مقامات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جہاں چودھری افضل حق کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے پہلا ذکر صفحہ ۸ پر ہے۔ اور ایک نظم کے عنوان میں ہے۔ جو صفحہ ۸ اور اس کے اگلے صفحہ میں درج ہے۔ وہ عنوان یہ ہے۔ "احرار کا تابوت غدارانِ اسلام مولانا حبیب الرحمٰن اور چودھری افضل حق کے کندھوں پر" دوسرا ذکر صفحہ ۱۵ پر نظم بعنوان "ہمیں احرار کہتے ہیں" کے چھٹے شعر میں ہے۔ اس شعر کا مفہوم حسب ذیل ہے۔

"نہ نماز کی ضرورت ہے نہ عزت کی نہ ہمت کی نہ وقار کی۔ قوم کی بہتری اسی میں ہے کہ چودھری افضل حق وزیر بن جائیں"۔

چودھری افضل حق کی بلیہ غداری

ان بیانات میں کوئی ایک بھی حقیقت کے رنگ میں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ دونوں میں ایک رائے کا اظہار ہے۔ جو قانون کی زد میں نہیں آتی۔ عبارت اول میں چودھری افضل حق کی نسبت "غدار اسلام" کے الفاظ کے متعلق البتہ ہم اختصار کے ساتھ کچھ ذکر کرتے ہیں۔ تمام نظم شہید گنج کے واقعہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور بلیہ غداری یہ ہے کہ اس نے مسجد کو بزور واپس لینے کے لئے مسلم ایجی ٹیشن کی قیادت یا تائید نہیں کی۔ ان وجوہ کی بناء پر جو ہم قبل ازیں ایک پوسٹر کے ضمن میں پیش کر چکے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بیان صریح طور پر اور بلاواسطہ چودھری افضل حق کے پبلک اور سیاسی کردار سے تعلق رکھتا ہے۔ لہذا اس میں ناجائز عمل کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ یہاں ترہٹ ڈویژن (ایم) ۱۹۳۵ء کے مقدمہ (جو ہمنٹرز انڈین الیکشن کیسز ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۶۷۹ میں درج ہے) کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اس میں بھی اس قسم کے الفاظ مثلاً "اسلام کا باغی" "اسلام کے لئے باعثِ ننگ" کو امیدوار کے ذاتی کردار سے متعلق بیانات قرار نہیں دیا گیا۔

کتاب الاشرار کی بقیہ عبارات

ان دو مستثنیات کے علاوہ کتاب موسومہ بہ "کتاب الاشرار" کی وہ تمام بقیہ عبارات جن پر اعتراض کیا گیا ہے۔ احرار پارٹی یا مجموعی طور پر ان کے لیڈروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہمارے خیال میں وہ قانون کی زد میں نہیں آتیں۔ وکیل درخواست کنندہ نے یہ دلیل پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ احرار پارٹی کے متذکرہ صدر پانچ لیڈروں کے متعلق ہر بیان کو اس مقدمہ کی اغراض کے لئے ایسا بیان سمجھنا چاہیئے۔ کہ گویا وہ چودھری افضل حق کے متعلق ہی ہے۔ ہم بدیں وجہ اس دلیل کو درست تسلیم کرنے سے قاصر ہیں۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ چند اشخاص کے ایک گروپ کے رویہ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہو۔ وہ ان میں سے ہر ایک کے متعلق صحیح یا غلط ہو۔ بہر حال خواہ ان لیڈروں کو مجموعی طور پر دیکھا جائے یا انفرادی لحاظ سے کتاب الاشرار میں کسی کے متعلق ایسا ایک بھی الزام نہیں۔ جو مسجد شہید گنج کے ضمن میں ان کے پبلک کردار سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ اس کتاب میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ غلط بیانات کی اشاعت کے ناجائز عمل کے مترادف ہے۔

دو خاص پوسٹر

اس کے بعد ہم باقی ماندہ دو مطبوعات کو مشترک طور پر زیر بحث لاتے ہیں۔ ان میں سے پہلا وہ پوسٹر ہے جو شڈول ۳ میں ۹ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور دوسرا وہ پوسٹر ہے جو شڈول ۳ میں ۱۴ سے ظاہر کیا گیا ہے جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے مسئول علیہ نے انکی اشاعت سے انکار کیا ہے۔ اور یہ بات خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے کہ درخواست کنندہ نے اپنی شہادت میں بیان کیا ہے۔ کہ الیکشن کے دوران میں اس نے کسی موقعہ پر یہ پوسٹر نہیں دیکھا اور ان پوسٹروں کے متعلق اس کے باقی ماندہ اکتالیس گواہوں کی شہادت اس پوسٹر کے تعلق صریح طور پر کمزور ہے۔ اور وہ زیادہ تر دوسرے پوسٹر کی اشاعت سے تعلق رکھتی ہے۔ مسئول علیہ کا بیان ہے۔ کہ اس نے ان میں سے کوئی پوسٹر کہیں نہیں دیکھا اور یہی بیان اس کے ۲۹ گواہوں کا ہے بہر حال ہم تفصیل سے اس شہادت کا تجزیہ کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہمارے لئے یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ یہ پوسٹر بھی دوسری تمام مطبوعات کی طرح اس قاعدہ کی مقتضیات کو پورا نہیں کرتا۔

مسٹر مظہر علی کا خط

ان ۱۲ پوسٹروں میں سے جو شائع کئے گئے پہلا پوسٹر ایک بہت لمبی دستاویز ہے۔ جس کا مکمل ترجمہ منسلک ہذا ہے۔ اس کے تین کالم ہیں اور درمیانی کالم میں ایک قلمی خط کا عکس دیا گیا ہے جو ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء کو مسٹر مظہر علی اظہر نے گورداسپور سے لکھا۔ اس خط پر جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ وہ اطراف کے دو کالموں میں درج ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری افضل حق نے اس امر سے انکار کیا ہے۔ کہ اسے اصل خط پہونچا۔ اور اس کا دعوے ہے۔ کہ یہ خط جعلی ہے۔ مسئول علیہ نے اصل خط پیش کیا ہے۔ مگر مسٹر مظہر علی اظہر اس کے لکھنے کے متعلق انکار کرتے ہیں۔ اپنے دعوے کی تائید میں درخواست کنندہ نے یہ امر پیش کیا ہے۔ اور اس ضمن میں شہادت بھی گزاری ہے۔ کہ ۲۴۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو وُہ اور مسٹر مظہر علی دونوں لاہور میں تھے۔ لہٰذا خط لکھنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔

درخواست کنندہ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ خط جعلی ہے۔ جو کسی محمد شریف نے مولوی اسمٰعیل غزنوی کے تحریک کرانے پر لکھا۔ چند شہادتیں بھی گزاری ہیں۔ اور مسئول علیہ نے اس امر کی تردید کے لئے اصل خط پیش کر کے یہ مطالبہ کیا ہے کہ کسی ماہر تحریرات۔ کو مقرر کیا جائے تاکہ وُہ اس خط کی تحریر کا مسٹر مظہر علی اظہر کی دستی تحریر سے مقابلہ کرے۔

خط میں چوہدری افضل حق کا ذکر

لیکن ہم نے ماہر تحریرات کے تجزیہ کی خاطر مقدمہ میں التوا ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے تھے۔ کہ اس دستاویز میں چودھری افضل حق کے متعلق جو ایک ہی بیان ہے۔ وُہ مبہم اور ایک بالواسطہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور کہ اس میں احرار لیڈروں کے سیاسی کردار کا ہی ذکر ہے۔ ان کے ذاتی کردار کا ذکر نہیں۔ اور بلا توقف کہا جا سکتا ہے۔ کہ تبصرہ میں چودھری افضل حق کے کردار و اخلاق کے متعلق کہیں بھی کسی امر کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی قلمی خط میں سوائے اس کے کہ آخری سے پہلے پیراگراف میں تحریر کنندہ ”ہماری سکیم“ کا ذکر کرتا ہے۔ چوہدری افضل حق کے متعلق کوئی ذکر موجود ہے۔ اس کے متعلق یہ دلیل پیش کی گئی ہے۔ کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چودھری افضل حق۔ مسٹر مظہر علی اظہر کے ساتھ اس ”سکیم“ میں شریک تھا۔

خط کا مفہوم

خط سے یہ امر واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ چودھری افضل حق کو اپنے احراری رفقائے کار ”شاہ صاحب“ (مولوی عطاء اللہ صاحب) اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو ایجی ٹیشن میں شریک ہونے سے باز رکھنے کا مشورہ محض اس لئے دیا گیا۔ کہ مولوی ظفر علیخاں کو یہ موقعہ نہ دیا جائے۔ کہ وُہ مسجد کی واگزاری کے متعلق ”کامیاب“ ایجی ٹیشن کر کے مسلم عوام پر اپنا اثر و نفوذ قائم کر سکے۔ کیونکہ اگر احرار پارٹی مولوی ظفر علی سے تعاون نہیں کریگی۔ تو مولوی ظفر علی اکیلا کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ اگر ایجی ٹیشن کامیاب ہو گئی۔ تو نام ظفر علی کا ہوگا۔ کیونکہ اس تحریک کا قائد وُہی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور احرار لیڈروں اور احرار پارٹی کا وقار خطرہ میں پڑ جائیگا لہٰذا عوام کو مولوی ظفر علی کی پیروی سے باز رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً ہنگامہ خیز بیانات شائع کرنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کو احرار پارٹی کے زیر اثر لایا جائے جس کے بعد ایجی ٹیشن کو ختم کرانا نہایت آسان ہوگا۔

اب اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس خط میں چودھری افضل حق کو اس سکیم کا ایک سرگرم شریک کار ظاہر کیا گیا ہے۔ تو بھی یہ امر بالکل بین ہے۔ کہ اس کا یہ کردار احرار کا ایک سیاسی لیڈر یا ایک سیاستدان ہونے کی حیثیت سے تھا۔ اور اسے ذاتی کردار نہیں کہا جا سکتا۔ جو قاعدہ کے ماتحت آتا ہو۔

دُوسرا پوسٹر

یہی ریمارک زیادہ زور کے ساتھ اس پوسٹر پر اطلاق پاتے ہیں جو ظاہری شکل میں بالکل اس پوسٹر کے مشابہ ہے۔ اس پوسٹر کا ترجمہ مُنسلک ھٰذا ہے۔ اس کے درمیانی کالم میں جو قلمی خط درج ہے۔ اس کی تحریر کے متعلق بھی مسٹر مظہر علی اظہر نے انکار کیا ہے اور مسئول علیہ نے پہلے کی طرح اس پوسٹر کے بارے میں بھی اصل خط پیش کیا ہے۔

ہم اس سوال کا فیصلہ کرنا نہیں چاہتے۔ کہ آیا یہ خط فی الحقیقت مسٹر مظہر علی اظہر کا لکھا ہوا ہے بلکہ اس امر کے اظہار پر اکتفا کریں گے۔ کہ اس خط اور پوسٹر میں شائع شُدہ خط کی تحریر۔ اور مظہر علی کی اس دستی تحریر میں جس کا نمونہ ہم نے لیا ہے۔ نمایاں مشابہت ہے۔

یہ امر بھی قابل تسلیم ہے۔ کہ ”جعلی“ خط کی تحریر اور اس خط کی تحریر میں بھی جو محمد عبد اللہ نے پیش کیا ہے۔ اور جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وُہ محمد شریف کا لکھا ہوا ہے۔ مشابہت پائی جاتی ہے۔ مگر ہمارے خیال میں متعلقہ معاملہ کی تحقیقات کے لئے یہ بات کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ پوسٹر میں شائع شُدہ خط خالصتاً ایک سیاسی خط ہے۔ جو ایک سیاسی لیڈر نے اپنی پارٹی کے دوسرے سیاسی لیڈر کو لکھا۔

چودھری افضل حق کے کسی کردار کے متعلق واحد ذکر اس خط کے پہلے پیراگراف کی ان سطور میں ہے:۔

”میں آپ کے اس خیال سے حرف بحرف متفق ہوں۔ کہ پیر صاحب کی مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس وقت قوم ان کے ساتھ ہے“!

اگر یہ درست ہے۔ کہ چوہدری افضل حق نے کبھی اس ارادہ کو اپنے دل میں جگہ دی۔ یا اس کا اظہار کیا۔ تو ایسا کرنے میں اس کے کردار کو صریح طور پر ایک احرار پولیٹیکل لیڈر کا کردار ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کو ”ذاتی کردار“ سمجھنا ناممکن ہے۔ پہلے پوسٹر کی طرح اس پوسٹر کے اطراف کے دو کالموں میں مندرج تبصرہ میں چوہدری افضل حق کے اخلاق یا کردار کے متعلق کوئی بیان موجود نہیں

فیصلہ

لہٰذا ہم قرار دیتے ہیں۔ کہ مطبوعہ بیانات میں سے کوئی ایک بیان بھی جن پر درخواست کنندہ نے انحصار کیا ہے۔ غلط بیانات کی اشاعت کے ناجائز عمل کی حد تک نہیں پہونچتا۔

زبانی بیانات پر غور

اس کے بعد ہم ان غلط بیانات کی زبانی اشاعت کے متعلق شہادت کو زیر غور لاتے ہیں جو پانچ اشخاص کی ایک پارٹی نے جن میں ایک کا نام محمد عمر تھا۔ دیئے۔

محمد عمر نے بیان کیا ہے۔ کہ اس الیکشن کے دوران میں اس نے کسی پولنگ سٹیشن پر اپنے آپ کی نمائش نہیں کی۔ اور نہ یہ کہا۔ کہ وُہ مسجد شہید گنج کے فائرنگ میں مجروح ہوا تھا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ چھ سات سال ہوئے۔ اس کا ایک بازو ضائع ہو گیا تھا۔ نیز کہا کہ وُہ اپنے ایک رشتہ دار کے حق میں جو ایک شہری حلقۂ انتخاب بشمول ہوشیار پور شہر کی جانب سے امیدوار تھا۔ کوشش کرنے کے لئے ہوشیار پور گیا۔ اور اس تمام عرصہ کے دوران میں شہر میں ہی رہا۔ درخواست کنندہ ان لوگوں کے نام بتانے یا ان کی شناخت کرنے میں جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ وُہ محمد عمر کے ہمراہ تھے۔ ناکام رہا ہے۔ اور اس بات نے اس کے اس الزام کو بہت کمزور کر دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست کنندہ کے بیان کی رو سے یہ گروہ نو مختلف تاریخوں میں آٹھ مختلف پولنگ سٹیشنوں پر دیکھا گیا۔ یہ فرض کرنا مشکل ہے۔ کہ چودھری افضل حق کو محمد عمر کے سوا باقی تمام اشخاص کے نام اور ان کے کوائف معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں تھا۔ محمد عمر کو تو احراری کارکن اچھی طرح جانتے تھے۔ کیونکہ احمد علی کا بیان ہے۔ کہ بلاچور میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس کو اس امر پر برا بھلا کہا تھا۔ کہ وُہ غلط طور پر یہ کہتا ہے۔ کہ وہ شہید گنج کی فائرنگ میں مجروح ہوُا تھا۔ یہاں یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ کی شہادت نہیں دلائی گئی۔

متضاد اور غیر تسلی بخش شہادت

اس الزام کے متعلق شبہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ان اشخاص کے اپاہج اور اعضا بریدہ ہونے کی نوعیت کے متعلق جو شہادت پیش کی گئی ہے وہ نہائت متضاد اور غیر تسلی بخش ہے درخواست کنندہ کے بعض گواہوں نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے ان لوگوں کو بلو وال میں دیکھا۔ ان میں سے درخواست کنندہ نے خود صرف ایک ہی شخص محمد عمر کا نام لیا ہے۔ اور اس کی تائید پیر بخش (جس نے یہ کہا کہ اس شخص کا بازو لپیٹا ہوُا تھا۔ اور یعنی یا کہ وہ حقیقت میں ہے کٹا ہوُا نہیں تھا) اور امیر احمد نے کی ہے۔ اس کے برعکس رشید احمد نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا ایک بازو تھا۔ دوسرے کے بازو میں خم تھا۔ اور دو اور تھے جن کی ٹانگوں میں گولی کے زخم تھے اور اس کی تائید مسٹر محمد دین نے کی ہے۔ لیکن چودھری عبدالعزیز نے صرف دو آدمی دیکھے۔ جن میں سے ایک ایک بازو رکھتا تھا۔ اور دوسرے کا بازو سوکھا ہوُا تھا۔ اسی طرح ان گواہوں کے بیانات میں جنہوں نے ان اشخاص کو دوسرے مقامات مثلاً بلاچور اور ہریانہ میں دیکھا۔ تضاد پایا جاتا ہے۔ اور ایک گواہ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ ایک جگہ ایک بازو والے شخص کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اپاہج نہ تھا۔ اس سے بھی زیادہ تضاد درخواست کنندہ اور اس کے گواہوں کے ان بیانات میں پایا جاتا ہے۔ جو اس امر کے متعلق دیئے گئے۔ کہ ان لوگوں نے کیا کہا۔ ان میں سے بعض کا بیان ہے کہ یہ اپاہج اشخاص صرف یہ کہہ رہے تھے۔ کہ وہ شہید گنج میں فائرنگ سے مجروح ہوئے تھے۔ دوسروں کا جن میں درخواست کنندہ (جس نے انہیں چار مختلف پولنگ سٹیشنوں پر دیکھا) اور احمد علی بھی شامل ہے بیان ہے۔ کہ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج کے فائرنگ کے ذمہ دار احرار تھے۔ ایک اہم گواہ چودھری عبدالعزیز نے کہا۔ وُہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ”جب ان پر گولیاں برسائی جارہی تھیں۔ چودھری افضل حق کباب کھا رہا تھا۔ بعض اور نے کہا۔ کہ انہوں نے ان اپاہج اشخاص کو یہ کہتے سنا۔ کہ چودھری افضل حق مسجد شہید گنج کے فائرنگ کا باعث تھا۔ بعض کا بیان ہے۔ کہ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اس نے سکھوں کے ساتھ مل کر مسجد گروائی ہے۔

چودھری افضل حق کی ناکامی

ان متضاد بیانات کے پیش نظر کسی ایسے نتیجہ پر پہونچنا محال ہے۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ پولنگ سٹیشنوں پر حاضر ہوتے رہے۔ ان اشخاص نے فی الحقیقت کیا کہا۔ خود چودھری افضل حق کا اپنا یہ بیان کہ وہ اس کی ذات پر نہیں بلکہ احرار پر الزام لگا رہے تھے بہت زیادہ وزن رکھتا ہے۔ اور ہمارے خیال میں یہی اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ کہ اس پر قاعدہ کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔ مسئول علیہ نے کئی ایک گواہ پیش کئے ہیں۔ جن کا بیان ہے۔ کہ وہ ان پولنگ سٹیشنوں پر جن کا ذکر درخواست کنندہ نے کیا ہے حاضر تھے۔ لیکن انہوں نے ان ”اپاہج اشخاص“ کو کہیں نہیں دیکھا۔

آخر میں یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ اس امر کے ثبوت میں ایک شمہ بھر شہادت بھی موجود نہیں۔ کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کی نمائش کی۔ اور وُہ باتیں کہیں اور اپیلیں کیں۔ جنہیں درخواست کنندہ نے بیان کیا ہے انہوں نے یہ سب کچھ مسئول علیہ یا اس کے کسی ایجنٹ کی تحریک پر یا اسکے اغماض پر کیا ہو۔ لہٰذا ہم یہ قرار دینے پر مجبور ہیں۔ کہ درخواست کنندہ نے ان اشخاص کے متعلق غلط بیانات کی اشاعت کے جو الزامات لگائے ہیں وہ ان کے کسی ایک حصہ کو ثابت کرنے میں بھی پوُری طرح ناکام رہا ہے۔ یہ الزام مطبوعہ بیانات سے متعلق ان الزامات کی اس خامی کی وجہ سے بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ کہ وُہ بیانات واضح طور پر ایک احرار لیڈر کی حیثیت میں چودھری افضل حق کے کردار سے تعلق رکھتے ہیں۔ والبتہ یہ بات اس بیان پر اطلاق نہیں پاتی کہ جب ان اپاہج اشخاص پر گولیاں برس رہی تھیں۔ تو چودھری افضل حق کباب کھا رہا تھا لیکن اس کے متعلق قابل غور امر یہ ہے۔ کہ درخواست یا اس سے منسلکہ شڈولوں میں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ ایسی کوئی بات ”اپاہج اشخاص“ نے درخواست کنندہ کے متعلق کہی) اس غور و خوض کے نتیجہ میں ہم قرار دیتے ہیں کہ غلط بیانات کی اشاعت کے متعلق درخواست کنندہ اپنے دعوے کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے لہٰذا ہم یہ فیصلہ کرتے

لاہور میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶ ۹/۳۷ بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح جماعت احمدیہ لاہور کا تبلیغی جلسہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چودھری غلام رسول صاحب منعقد ہوُا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد میاں محمد سعید صاحب سعدی نے ”حضرت مسیح موعود کے دعوٰے نبوت کی صداقت حضور کی تحریروں سے“ کے موضوع پر پُر از معلومات تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریروں سے واضح دلائل سے حضور کی نبوت ثابت کی۔ چونکہ آج مولانا راجیکی صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔ اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری شادی کی تقریب کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب کی بجائے انہوں نے ”منصب خلافت اور خلیفہ کی اطاعت“ پر لطیف تقریر کی۔ نامہ نگار

جتوئی میں تبلیغ احمدیت

جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں ۱۸-۱۹-۲۰ر ستمبر کو اثنا عشری شیعوں کا بہت بڑا اجتماع تھا۔ ہم نے مرکز میں ایک مبلغ کے ارسال کرنے کی درخواست کی۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو بھیج دیا۔ شیعہ صاحبان سے تقریر کرنے کے لئے وقت مانگا گیا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ایک اور غیر احمدی مولوی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسکو ہم نے قبول کر لیا۔ لیکن چونکہ شریف طبقہ میں سے مولوی صاحب مذکور کی طرف سے کوئی ذمہ دار آدمی پیش نہ ہو سکا۔ اس لئے مناظرہ رک گیا۔ شہر میں دستی اشتہار لکھ کر چسپاں کرائے گئے کہ جو احمدیت کی صداقت کے متعلق تبادلہ خیالات کرنا چاہے خوشی سے کر سکتا ہے ایک دن تمام شہر میں منادی کرائی گئی۔ بعض احباب کو دعوتی رقعے بھیجے گئے ۲ر ۴ اور رات ۹ بجے سے ۱۰½ بجے تک مولوی صاحب نے احمدیت پر لیکچر دیا۔ خاکسار خواجہ حسین بخش سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پنجاب مسلم اوقاف بل" کے متعلق اظہار رائے

وقف مسجد وزیر خان کی آمدنی اور خرچ

حال ہی میں پنجاب اسمبلی میں میر مقبول محمود صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بل موسومہ پنجاب مسلم اوقاف ایکٹ ۱۹۳۷ء پیش کیا ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ بل ہذا کو عام مسلمانوں کی رائے دریافت کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

لاہور کا ایک مشہور وقف

بل ہذا کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ میر مقبول محمود صاحب نے بل پر بہت محنت اور عرق ریزی کی۔ میں بھی چاہتا ہوں۔ کہ پنجاب اسمبلی اور خاص کر میر مقبول محمود صاحب کے غور کے لئے اظہار رائے کر دوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میر مقبول محمود صاحب کو اوقاف کے انتظام کے متعلق جو شکایات ہیں۔ وہ کلی طور پر معلوم نہیں کم از کم ان کا کوئی تدارک اس بل میں نظر نہیں آتا۔ ایک مشہور وقف ضلع لاہور کی مسجد وزیر خان واقعہ اندرون دہلی دروازہ شہر لاہور ہے۔ اس کے موجودہ متولی مرزا اسر ظفر علی صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور ہیں۔ اور قدرتی طور پر ایسے متولی سے توقع کی جاتی تھی۔ کہ اس وقف کا انتظام ایسا اعلےٰ ہوگا۔ جو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکے گا۔ مگر اس وقف کی حالت مندرجہ ذیل واقعات سے میر صاحب موصوف اور پبلک پر ثابت کرے گی کہ ہرگز تسلی بخش نہیں ہے۔

حصول نقول میں مشکلات

مسلمان وقف ایکٹ ۱۹۲۳ء پنجاب میں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر ۱۴۱۴۹ مورخہ ۵/۴/۱۹۲۴ نافذ کیا گیا۔ اور اس تاریخ ڈرافٹ رولز زیر دفعہ ۱۱ (۱) ایکٹ مذکور بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر ۱۴۱۵۰ مشتہر کئے گئے۔ جو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر ۲۰۴۱۳ مورخہ ۹/۱/۲۴ معمولی ترمیم کے بعد نافذ کئے گئے۔

میں نے ڈسٹرکٹ جج صاحب لاہور کے محکمہ میں درخواستیں واسطے نقول حسابات مدخلہ متولی مذکور زیر دفعہ ۵، ۳ ایکٹ مذکور ۱۹۲۳ء دلوائیں۔ مگر بڑی تکلیف اٹھانے کے بعد صرف نقول حساب ۱۹۳۱ء لغایت ۱۹۳۷ء زیر دفعہ ۵ مل سکی ہیں۔ اور زیر دفعہ ۳ ایکٹ مذکور جو پانچ سال قبل کا حساب و بیانات و نقول وغیرہ وغیرہ متولی نے داخل کیا تھا۔ وہ اب تک نہیں ملیں۔ اور درخواست پر رپورٹ محکمہ کی طرف سے یہ ہوئی۔ کہ وہ نہیں ملتیں۔ سائل مزید پتہ دے۔ اس پر نئی درخواست دوبارہ پیش کی گئی اور بتایا گیا۔ کہ بیانات متولی زیر دفعہ ۳ ایکٹ مذکور بموجب رول نمبر ۶ کے عدالت کے جوڈیشل فیصلوں کی طرح محفوظ رکھے جانے چاہییں۔ اور بموجب رول نمبر ۲ پنجاب گزٹ میں شائع بھی ہونا چاہئے۔ اور یہ حساب اور بیانات مئی ۱۹۲۴ء سے چھ ماہ کے اندر اندر متولی نے داخل کرنا تھا۔ اس سے زیادہ واضح اور ظاہر پتہ کیا دیا جا سکتا ہے۔ مگر ان درخواستوں کو بھی زائد از ایک ہفتہ ہو چکا ہے تاہنوز نقول مطلوبہ دستیاب نہیں ہوئی۔ ان دقتوں کو رفع کرانے کے لئے چیف جسٹس صاحب بہادر کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

حساب مدخلہ کی تفصیل

حساب مدخلہ متولی کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حساب زیر دفعہ ۵ ایکٹ مسلمان وقف ایکٹ ۱۹۲۳ء

		از یکم اپریل ۱۹۳۱ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء	سال از یکم اپریل ۱۹۳۲ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء	حساب ۳۴-۱۹۳۳ء	حساب ۳۵-۱۹۳۴ء	حساب ۳۶-۱۹۳۵ء	حساب ۳۷-۱۹۳۶ء
آمدنی	کرایہ مکانات	۱۸۴۸۸-۸	۱۷۵۴-۰۰-۶	۱۵۷۲۶-۷-۰	۱۴۶۹۴-۱۲-۶	۱۴۵۰۶-۷	۱۲۶۰۴-۱۵-۹
	رہن ہائے اراضی	–					
	رہن وغیرہ دیگر جائیداد	–					
	منافع روپیہ جو بنکوں میں جمع ہے						
	آمدن از دیگر وسائل						۱۰۶۹-۱۰-۰
	میزان	۱۸۴۸۸-۸	۱۷۵۴-۰۰-۶	۱۵۷۲۶-۷-۰	۱۴۶۹۴-۱۲-۶	۱۴۵۰۶-۷-۰	۱۳۶۷۴-۱۰-۹
خرچ	خرچ ملازمین	۱۴۶۶-۰-۰	۱۴۷۳-۵-۶	۱۴۸۵-۱۰-۰	۱۴۸۷-۱۵-۳	۱۷۶۴-۸	۱۴۱۲-۰-۰
	مرمت وغیرہ مسجد	۶۹۴۹-۰-۰	۸۶۰۴-۲-۶	۴۹۸۶-۱۳-۶	۷۱۹۱-۰-۰	۴۱۰۳-۱-۳	۳۷۰۲-۵-۳
	لگان اراضی						وظائف ۵۸۰-۰-۰
	کرایہ مکانات						
	بار رہن اراضی وغیرہ						
	بار رہن مکانات پر						
	خرچ وصولی آمد	۴۹۵/۰	۵۴۰/۰	۵۴۰/۰	۵۴۰	۵۴۰/۰	۴۹۵/۰
	خرچ تقسیم آمدنی						
	قانونی اخراجات	۲۱۹-۴	۲۰۸-۰-۹	۹۰-۳-۰	۲۲۱-۱۱	۲۳۰-۱۰	۸۱۰-۷-۶
	متفرق اخراجات	۱۱۵۷-۸-۹	۲۵۵۹-۱-۶	۲۲۹۱-۱۳-۳	۱۱۷۳-۳-۶	۱۵۰۶-۱۱-۳	۲۴۰۹-۹-۹
	میزان	۱۰۲۸۷-۷-۳	[illegible]-۰-۳	۹۳۹۴-۶-۹	۱۰۸۱۳-۱۳-۹	۸۱۴۴-۱۴-۶	۹۴۰۹-۶-۹

پیش کردہ حساب میں نقائص

میں نے یہ سال وار حساب گزشتہ چھ سالوں کا اکٹھا ایک جگہ اس لئے دکھایا ہے۔ کہ ناظرین کو اس حساب کے نقائص سمجھنے میں سہولت ہو۔ آمد کے کالموں میں صرف ایک کالم کرایہ مکانات میں پانچ سال متواتر آمد دکھائی گئی ہے۔ مگر چھٹے سال یعنی ۱۹۳۶ء کی آمد از دیگر وسائل کے خانے میں ۱۰۶۹/۱۰/۰ درج ہیں۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ دیگر وسائل آمد کے اس سال کیا تھے۔ اور اس سے پہلے وہ وسائل کہاں غائب تھے۔

خرچ کے کالموں میں پھر اس آخری سال کے حساب میں ایک نیا کالم ریز رو کیا گیا ہے۔ یعنی وظائف کا اور ۵۸۰/۰ روپیہ دکھایا گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ وظائف کن کو دئے گئے ہیں۔ یعنی طالب علموں کو یا بیماروں کو یا ناداروں کو اور اولاد وزیر خان مرحوم کو یا غیروں کو آخری کالم میں میزان خرچ درج ہے۔ مگر نہایت حیرت والی بات یہ ہے۔ کہ کسی سالوار حساب میں سابق سال یا سالوں کی بقیہ رقم دکھائی ہی نہیں جاتی۔ اور ان نقول سے پتہ نہیں چلتا۔ کہ سال بسال سے جو پس انداز رقم کئی ہزار فی سال ہوتی رہتی ہے۔ اور جو اس حساب سے بھی واضح ہے۔ وہ اس وقت کل کتنی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اور کہاں ہے۔ کسی بنک میں وزیر خان وقف فنڈ کے نام حساب کھلا ہوا ہے۔ یا متولی نے اپنے نام پر ہی جمع کر رکھا ہے۔

رول نمبر ۶ (ب) کے مطابق یہ سالوار حساب مدخلہ متولی پانچ سال تک محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ بعد ازاں تلف کر دئے جائینگے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ پانچ سال سے قبل کا حساب اور بقیہ رقم کا کوئی نشان نہیں رہیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ کے کالموں میں ایک کالم متفرق اخراجات کا ہے۔ مندرجہ بالا سالوار حسابوں میں اس کالم میں کثیر رقمیں یعنی پچیس سو تیس سو۔ گیارہ سو۔ پندرہ سو اور چوبیس سو کی کم وبیش درج ہیں اتنی اتنی بڑی رقموں کی بابت کوئی اطلاع درج نہیں ہے۔ کہ یہ متفرق خرچ ہر سال کس نوعیت کے ہوتے رہے ہیں۔ واقفیت عامہ کیلئے کم ازکم یہ تو درج کیا جاسکتا تھا۔ کہ اس اس ضمن میں یہ خرچ کئے گئے ہیں۔

"خرچ وصولی آمد" کالم میں ۵۴۰/- سالوار خرچ عموماً درج ہے۔ اس کام کیلئے مرزا حسین علی صاحب پنشنر ماہوار مقررہ تنخواہ ۴۵/- پاتے ہیں۔ اور وہ اس کام کے لئے نہایت موزوں ہیں حقیقی بھائی متولی صاحب اور میرے ہیں۔ اور وہ متفرق کام اور دیگر خدمات وقف ہذا بھی بجالاتے ہیں۔ ان کو ملازمین مسجد کے زمرے سے نکال کر علیحدہ کالم میں صرف ان کی اجرت دکھانے میں کیا حکمت ہے۔

یہ وقف ایکٹ پنجاب میں مئی ۱۹۲۴ء سے یعنی تیرہ سال سے جاری ہے۔ اور اس لمبے عرصہ میں جو نقائص اس کے عملدرآمد سے عیاں ہوئے ہیں ان پر کسی ذمہ دار طبقہ میں نوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ ورنہ خفیف خفیف ترمیمیں ایکٹ مذکور یا قواعد میں جو پنجاب گورنمنٹ نے وضع کیں۔ بہت کچھ اصلاح ہوسکتی تھی۔

وقف کی بقیہ آمد کے متعلق متولی کا رویہ

مگر نہایت ہی قابل شرم بات جس پر متولی صاحب مذکور مصر ہیں۔ یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی آمد ہر قسمہ کے اخراجات وقف مذکور کے پورا کرنے کے بعد بچ رہے اس سے اولاد وزیر خاں مرحوم پر خرچ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اور اپنی ہی من گھڑت وجوہات پر اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ یعنی انکو زبانی بھی اور خط وکتابت سے بھی قرآن شریف سے قائل کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بکرے کی تین ٹانگیں کہتے رہے۔ آخر میں نے ان کو لکھا کہ یہ ایک تنقیح بناکر عدالت میں زیر آرڈر ۱۴ رول ۶ ضابطہ دیوانی پیش کردی جائے۔ اور فیصلہ کے آپ پابند ہوجائیں۔ عدالت میں بڑے بڑے علما پیش کئے جاسکتے ہیں۔ جس پر عدالت فیصلہ بخوبی کرسکے گی۔ مگر فرمانے لگے۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ میں ایسا کروں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ چند وزیر خانیوں کو مسجد فنڈ سے وظیفے دے رہے ہیں۔ اور اس کا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ ان کو جو چھٹا حصہ آمد کا حق تولیت ملتا ہے اس میں سے میں اپنی طرف سے دیتا ہوں۔ ورنہ بطور اولاد وزیر خاں انکو حق نہیں پہنچتا۔ اس رویہ سے کئی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں یہ امداد صرف انہی اشخاص تک محدود ہے۔ جو بیجد خوشامد متولی صاحب مذکور کی کرتے ہیں۔ اور جونہی کسی سے وہ ناراض ہوئے جھٹ اس کا وظیفہ بند کردیتے ہیں۔ جو ان کی خوشامد کافی نہ کرسکے وہ خواہ کس قدر مالی امداد کا محتاج ہو اُسے کچھ نہیں ملتا۔ علاوہ ازیں غلامی کی روح ایسے وظیفے خواروں کو انسانیت سے گرادیتی ہے۔ اور برادری میں نکو بنتے ہیں کہ سر ظفر علی کے خیرات خور ہیں۔ تعجب ہے کہ چھ سال کے حساب مندرجہ بالا میں متولی مذکور نے اپنا معاوضہ کہیں نہیں دکھایا۔ ایکٹ مذکورہ بالا کے متعلق گورنمنٹ انڈیا نے پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ افیشل اور پبلک کی رائے لیکر رپورٹ بھیجیں۔ اس وقت بعض مشہور مسلم اخبارات کے مضامین بھی اس کے متعلق مہیا کئے گئے تھے۔ جن میں بوضاحت بتایا گیا تھا کہ متولی وقف جائداد اور آمد اوقاف کو اپنی ذاتی جائیداد تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اور واقف کی منشا کے بالکل خلاف وقف جائیداد خرچ کی جاتی ہے اس کی مثال میں متولی مسجد وزیر خاں پیش کئے جاسکتے ہیں۔

سربمہر آمد وخرچ

نیز متولی مذکور نے یہ تمام آمد اور اخراجات ایسے سربمہر کر رکھے ہیں کہ کسی کو علم ہی نہیں دیتے۔ کہ کسقدر بقایا نقد موجود اور خرچ کی تفصیل کیا ہے۔ حتیٰ کہ ہم جو حقیقی برادران متولی اور سابق متولی مرحوم کے پسر ہیں ہمیں بھی کچھ علم اس بارہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے۔ جو سالوار حساب مدخلہ متولی بعدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب لاہور کی نقول حاصل کرنے سے ہوا ہے اس متولی کے بعد جو پھر متولی ہوگا۔ وہ غالباً موجودہ متولی سے بھی ابتر ہوگا۔

خرابیوں کے تدارک کی تجاویز

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان سب خرابیوں کا تدارک کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے مندرجہ ذیل تجویزیں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ (۱) پنجاب گورنمنٹ رولز کی ترمیم کی جائے اور شیڈیول میں سابقہ بقیہ آمد کا کالم ایزاد کیا جائے۔

(۲) متفرق اخراجات کا جو کالم ہے اس میں یہ ترمیم درج ہو کر نقشہ مذکور کے ساتھ علیحدہ حساب ان متفرق اخراجات کی تفصیل کا متولی داخل کیا کرے۔

(۳) وظائف کے متعلق وظیفہ خواروں کا نام اور رقم ہر وظیفہ خوار دکھائی جائے

(۴) دیگر وسائل سے آمد کی تفصیل سالوار حساب کے ساتھ پیش کی جائے

۲۔ علاوہ ازیں ہر متولی کیسا تھ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ممبران ہر وقت کے حالات کے مطابق چُنے جائیں۔ اور ڈسٹرکٹ جج صاحب اس کمیٹی کے ممبر مقرر کردیں بعض امور متولی با اختیار خود سرانجام دے۔ مثلاً آمد وصول کرے ملازمین کی تنخواہ مقررہ ادا کرے۔ مرمت وحفاظت وقف غیر منقولہ جائیداد کی کرائے۔ ملازمان وقف کو ملازم رکھے۔ یا موقوف کرے وغیرہ وغیرہ۔ مگر وظائف حقداران اور دیگر اخراجات مثلاً محتاجوں اور غریب رشتہ داروں واقف مذکور کی مالی امداد۔ تعلیم حاجتمند طلبا میں مدد دینا مریض غریبوں کو علاج وغیرہ میں مدد دینا۔ مرمت وحفاظت جائیداد وقف شدہ کی نگرانی کرنا یہ سب کام کمیٹی مذکور کے سپرد ہوں اور وظائف اور مالی امدادیں اولاد واقف کو غیر کے مقابلے میں ترجیح دیجائے اس کمیٹی کا پریذیڈنٹ متولی ہو خاص حالات کیوجہ سے ڈسٹرکٹ جج ضلع کسی اور ممبر کمیٹی کو پریذیڈنٹ بہ اتفاق رائے مقرر کرے جب گورنمنٹ خود گورنر کی امداد کیلئے کونسل اور اسمبلی کی ضرورت سمجھتی ہے تو صرف ایک واحد متولی کے اختیار میں کل امور متعلقہ وقف بلا حدود بندی اختیارات کیوں جائز اور جاری کر رکھے ہیں۔

۳۔ جہاں متولی اور کمیٹی یا عام پبلک میں وقف نامہ کی معانی کے متعلق اختلاف پیدا ہو تو قانون واضح ہونا چاہیئے۔ کہ ان میں سے کوئی فریق عدالت ڈسٹرکٹ جج میں درخواست گذار سکے۔ کہ اس اختلاف پر اپنا فیصلہ بعد تحقیقات صادر فرمادیں اور اس کی اپیل ہائیکورٹ سماعت کرے۔ جس کا فیصلہ قطعی سمجھا جائیگا

۴۔ ضابطہ دیوانی آرڈر ۱۴ رول ۶ کی اس ایکٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی ترمیم کردی جائے کہ بلا رضامندی متولی وقف نامہ کے کسی حصہ کی معانی یا تشریح عدالت مجاز سے کرانے میں سہولت پیدا ہو جائے۔

۵۔ پبلک ریلیف ایکٹ کی دفعہ ۴۲ بھی ترمیم ہوکر اس ایکٹ میں ایزاد کردی جائے۔ اس طرح کہ ہر شخص کو استقرار حق کا دعوےٰ دائر کرنے میں اور صحیح فیصلہ کرانے میں سہولیت ہوجائے۔

فقرہ ۵ اور ۴ مزید تشریح کے محتاج ہیں۔ مگر طوالت کے خوف سے سردست اس پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۶۔ وقف نامہ وزیر خاں تین سو سال کا لکھا ہوا ہے۔ اس عرصہ دراز میں جو جو تغیرات حالات زمانہ میں قدرتی طور پر واقعہ ہوئے ہیں۔ ان کیوجہ سے بعض حصص وقف نامہ مذکور قابل عمل نہیں رہے۔ اس لئے لازمی طور پر ان کو نظر انداز کرکے موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق جو واقف کے منشا کے مخالف نہ ہو۔ اور شرع محمدی کے عین مطابق ہو۔ عملدرآمد جاری کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ حسب ضرورت آئندہ بھی مزید روشنی ان اوقاف کے متعلق ڈالی جائیگی۔ جس کیواسطے میں مزید واقفیت کے اسباب بہم پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

خاکسار مرزا ناصر علی ایڈووکیٹ فیروزپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈسکہ میں احرار کا جلسہ

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی اشتعال انگیزی اور بدزبانی

حال میں احرار نے ڈسکہ میں جو جلوس نکالا۔ اس میں فیض الحسن آلومہاری گھوڑے پر سوار تھا۔ جلوس میں ایک ہزار کے قریب لوگ ہونگے۔ جن میں سے بہتوں نے ننگی تلواریں کلہاڑیاں اور لاٹھیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ جلوس آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے مکانوں کے پاس سے گذرنے سے پہلے سب انسپکٹر پولیس آٹھ دس سپاہیوں کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ اور دوسرے احمدیوں کے مکانوں پر پہرہ کا انتظام کر دیا۔ جلوس میں احمدیوں کے خلاف نعرے یا اور کوئی اشعار نہیں پڑھے گئے۔

بروز جمعہ فیض الحسن آلومہاری نے سر سکندر حیات خان اور موجودہ گورنمنٹ کے خلاف بیان کرتے ہوئے کہا۔ سر سکندر حیات خان گورنمنٹ برطانیہ کا پٹھو ہے اس کی گورنمنٹ پر ہمیں کوئی اعتماد نہیں۔ ہم آزاد حکومت چاہتے ہیں غلام نہیں۔ کانگرس کی حکومت اچھی ہے مسلمانوں کو کانگرس میں شریک ہونا چاہئیے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہا۔ کہ وہ بھی گورنمنٹ کا آدمی ہے۔ اور ہم اس کو نیچے گرا کر چھوڑیں گے۔ وزیر نہیں رہنے دینگے گورنمنٹ نے اب ان کو ہندوستان سے نکال کر یورپ میں بھیج دیا ہے اس کے بعد جماعت احمدیہ کے متعلق بہت زہر اگلا۔ اور کہا کہ ہم اب قادیان پر ایک آخری حملہ کرینگے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے

بروز ہفتہ شیخ حسام الدین نے لاہور چھاؤنی کے مذبح پر تقریر کی اور گورنمنٹ کی مذمت کی۔ اس کے بعد محمد حیات آف گوجرانوالہ نے تقریر کی جو سب کے سب احمدیوں کے خلاف تھی۔ اور نہایت گندی اور اشتعال انگیز تھی۔ پھر فیض الحسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں تم تنظیم کرلو۔ تو جماعت مرزائیہ کو تھوکوں سے تباہ کر سکتے ہو۔ اب ہم اس جماعت کو نہیں چھوڑیں گے ڈسکہ میں ہم نے کامل شکست دیدی ہے۔ پھر عبدالکریم وزیر آبادی نے ایک نہایت ہی گندی نظم پڑھی جس کا عنوان تھا دھکم دھکا بنی۔ "غلام نبی جا نبا نہ" لے ایک نظم "سہرہ" پڑھی جو حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کے خلاف تھی۔

بروز اتوار۔ چوہدری افضل حق نے تقریر کی اور کہا "قادیان میں مصری صاحب پر بہت ظلم ہو رہے ہیں اور ہم ضرور ان کی امداد کریں گے۔ گو شیخ شیخ عبدالرحمن مصری عقیدۃً ہم سے متفق نہیں مگر مظلوم کی ہم مدد کریں گے ہم احمدیوں کی طاقت اور زور کو توڑ چکے ہیں۔ اب تھوڑی سی کوشش کی ضرورت ہے۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے کہا۔ کہ آزادی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور کانگرس کی پالیسی کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے اس پر کاربند ہونے کی تاکید کی۔ مسٹر مظہر علی اظہر نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو منظم ہونے کے لئے کہا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف صف آرا ہونے کی ہدایت کی۔ لوگوں کو کہا کہ احرار میں شامل ہو جاؤ اور مرزائی جماعت کا مقابلہ کرو۔ مولوی عطاء اللہ رات کے ۸ بجے ڈسکہ میں پہنچے۔ اور تین گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بہت بدزبانی کی۔ فیض الحسن آلومہاری نے لوگوں کو احمدیت کے خلاف بہت بھڑکایا۔ اور کہا۔ کہ ان سے کوئی سلوک مت کرو۔ اور بولو تک نہیں۔ اور اس ضلع میں کوڑکی بھرتی ہونے والی ہے اس میں سب داخل ہو جاؤ۔

ان تقریروں کی وجہ سے دیہات کے لوگ مشتعل ہو رہے ہیں اور باہر کے اکیلے احمدیوں کے لئے تکلیف کا سامنا ہے بلکہ موضع جھنڈا والی ہی میں ہمارے ایک مخلص احمدی کو ان کے گاؤں کے غیر احمدیوں نے کہدیا ہے کہ تم اپنا کوئی اور ٹھکانہ کرلو۔

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے رائے دہندگان کیلئے اعلان

حکومت ہند کے احکام کے ماتحت انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ ہائے رائے دہندگی پنجاب کے لئے پرانے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے مطابق صفات کی بنا پر رائے دہندگان کے ایک نئے رجسٹر کی ترتیب کا کام صوبہ کے جملہ دیہاتی اور قصباتی رقبوں میں یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے شروع کیا جائے گا۔ دیہاتی رقبوں میں پٹواری اور قصباتی رقبوں میں خاص محرران اشخاص کے ناموں کو درج رجسٹر کریں گے۔ جو ووٹ دینے کے اہل ہوں جو اشخاص ۲۱ سال سے کم عمر کے ہیں اور مندرجہ ذیل صفات رکھتے ہیں رجسٹر میں درج کئے جانے کے اہل ہیں (الف) غیر منقولہ جائداد کے مالک ہوں اس میں وہ اراضی شامل نہیں۔ جس پر مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔ لیکن جس میں ایسی عمارات شامل ہیں جو اس زمین پر بنائی گئی ہوں۔ اور اس جائداد کی مالیت ۱۵ ہزار روپیہ یا سالانہ کرایہ ۳۶ روپے سے کم نہ ہو۔

(ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس پر مالیہ زمین ۱۰۰ روپے سالانہ سے کم تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

(ج) ایسے مالیہ زمین کا معافیدار ہو جس کی مالیت ۱۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو

(د) جو ایسی سرکاری زمین کا ۳ سال کی میعاد کے لئے مزارعہ یا پٹہ دار ہو۔ جس کا واجب الادا لگان ۱۰۰ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔ اور

(ہ) اتنی آمدنی رکھتا ہو جس پر ۵ ہزار سے کم انکم ٹیکس تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

جو اشخاص متذکرہ بالا صفات رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ دیکھ لیں۔ کہ ان کے نام اور جملہ ضروری امور ابتدائی رجسٹروں میں باقاعدہ اور درست طور پر قلمبند کئے گئے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان اشخاص کے نام جو ووٹ کے حقدار ہیں شامل کئے جانے میں مدد ملے گی۔ بلکہ انہیں فہرست ہائے انتخاب کی نظرثانی کے وقت دعوے پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہو گی اور وہ بہت سی تکلیف سے بچ جائیں گے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

غیر مبایعین سے ایک سوال

آپ کے مذہب میں حضرت مسیح موعود کا انکار کفر نہیں بلکہ اسلام ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے آپ کیا معنے کرتے ہیں۔ جو ۷ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوا تھا کہ "کل ھالک الا من قعد فی سفینتی۔" ترجمہ ہر ایک ہلاک ہو گا مگر وہی جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔ کیا مومن مسلمان بھی ہلاک ہوا کرتے ہیں۔ (ایک سائل)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ محبوب سلطانہ بیگم بنت امام خان صاحب مرحوم تمیل پوری کا نکاح حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ ؍ ستمبر ۱۹۳۷ء بالعوض ایک ہزار روپیہ مہر مرزا نصیر احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کوہاٹ پسر مرزا نذیر احمد صاحب سول محرر مردان کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اس تعلق کو خدا تعالیٰ بابرکت کرے۔

(خاکسار عبد اللہ خان ڈینٹل سرجن قادیان)

احرار کا مقصد دہشت پسندی اور شرارت پروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ ستمبر کو مسلم لیگ امرت سر کا جو جلسہ مسجد خیر الدین امرت سر میں منعقد ہوا۔ اس میں بھی احراریوں نے حسب معمول اپنی مجلسی تہذیب کا پُرجوش مظاہرہ کیا۔ اور یہ حقیقت ایک بار پھر بے نقاب کر دی کہ امرت سر کے احراری دل و دماغ کے اعتبار سے اتنے کمزور ہیں کہ اختلاف رائے کی چوٹ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ مجلس اتحاد ملت کے جلسوں میں ہڑبونگ مچانا تو احرار کا مرغوب ترین شغل رہا ہے۔ اور اس حرکت کی وجہ جواز یہ پیش کی جاتی تھی۔ کہ فدائیان مسجد شہید احرار کے لیڈروں کے اعمال و اقوال پر تنقید کرتے ہیں لیکن امرت سر مسلم لیگ کے جلسہ میں تو یہ بہانہ بھی مفقود تھا۔ ملک برکت علی اور ڈاکٹر شجاع اللہ کی تقریروں میں اس وقت مداخلت کی گئی۔ جب وہ کانگرس کی "گندم نمائی و جو فروشی" پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اگر ان میں سے کسی مقرر نے احرار کے خلاف لب کشائی کی ہوتی۔ تو احراریوں کا انتقامی جوش شاید قابل توجہ بھی ہوتا۔ لیکن کانگریس کی مخالفت کو ذریعہ ہنگامہ آرائی بنانا جہاں احراریوں کے عقلی تسفل اور ذہنی زوال کا ثبوت ہے وہاں یہ بھی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ان کا مقصد محض دہشت انگیزی اور شرارت پروری ہے اور اس حرکت کے لئے کسی وجہ جواز کی بھی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی اسلامی ادارہ کا فروغ احراریوں کو پسند نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اس چیز کو اپنی تاجرانہ قیادت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کیا مسلمان اس صورت حال کو برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کی اجتماعی زندگی شرارت پسند گروہ کے رحم پر ہو اور اگر مسلمان اسلامی تہذیب کو احراریوں سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اولیں فرصت میں عمومی زندگی کا ثبوت دینا چاہئے۔ (زمیندار)

پشاور میں مولوی عطاء اللہ کی درگت

مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ صاحب کوہاٹ سے واپسی پر پشاور پہنچے جمعیت احرار نے نمک منڈی میں جلسہ کا بندوبست کیا۔ بخاری صاحب نے تقریر شروع کی۔ تو لوگ توجہ سے سننے لگے لیکن جونہی آپ نے کہا کہ اسلام میں عسکریت کی ضرورت نہیں۔ جلسہ میں ہنگامہ ہو گیا۔ ہر طرف سے مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرے سنائی دینے لگے۔ بخاری صاحب نے جلسہ کو قابو رکھنے کے لئے کہا۔ کہ مسجد شہید گنج کے لئے جن لوگوں نے جانیں دیں وہ شہید تھے۔ ہم اس لئے شامل نہ ہوئے کہ ہم میں طاقت نہ تھی۔ پھر نعرہ تکبیر اور مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرے لگتے رہے۔ اور جلسہ ختم کر دیا گیا۔

تلاش گمشدہ

خاکسار کا چھوٹا بھائی مرزا امام بیگ جن کی عمر ۲۵-۲۶ سال ہے۔ قوی الجثہ اور گندمی رنگ۔ جوان ہے۔ مگر فاتر العقل ہے۔ دو تین ماہ سے لاپتہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ جودھ پور میں اس کی موجودگی کا پتہ لگا تھا۔ مگر وہاں کی پولیس سے اطلاع ملی کہ وہ وہاں نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ لگے تو مجھے بذریعہ تار اطلاع دیں۔ یا میرے پاس پہنچا دیں۔ ان کو جملہ اخراجات شکریہ کے ساتھ ادا کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار:۔ مرزا اعظم بیگ اسسٹنٹ ایجنٹ فضل عمر اسٹیٹس ناصر آباد سٹیٹ ضلع…

مجلس احرار اور کانگرس

مجلس احرار جس سے مراد سیاسی کارکنوں کی ایک ٹولی ہے ۱۹۳۲ء سے پہلے کانگرس کا ایک جزو تھی۔ یا یوں کہئے۔ کہ احراری کارکن پہلے کانگرسی تھے۔ لیکن جب انہیں اس سیاسی جماعت میں مدغم رہ کر تلخ تجربات ہوئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ یہ جماعت جو اپنے کو بڑا قوم پرست اور محب وطن سیاسی ادارہ قرار دیتی ہے۔ در اصل ایک سرمایہ دارانہ جماعتی نظام اور فرقہ پرستانہ دام فریب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ تو وہ اس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور مجلس احرار اسلام کے نام سے ایک نئی سیاسی جماعت بنا کر کام کرنے لگے۔ ان میں اکثر اشخاص بڑے جہاندیدہ اور زمانہ شناس واقع ہوئے تھے۔ جن کو زمانے کے ساتھ ساتھ چلنا بخوبی آتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ہوا باندھنے کے لئے کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور مسلمانوں میں اہمیت حاصل کر لی۔ اس کے بعد وہ شاطران عمیق فکر کی طرح ہمیشہ ایسی چالیں سوچتے رہے۔ جن سے ان کے وقار میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ جب کسی تحریک کو مسلمانوں میں ہر دلعزیز ہوتے دیکھا تو جھٹ اس میں کود پڑے۔ چنانچہ استیصال فتنہ قادیان کی تحریک میں انہوں نے اسی مقصد کے پیش نظر زور شور سے حصہ لیا اور اپنی قوت پیدا کرنے لگے۔ حتیٰ کہ ان کی بد نصیبی سے قضیہ مسجد شہید گنج چھڑ گیا جس سے بعض مصالح خصوصی کی بنا پر انہیں بے تعلق رہنا پڑا۔ اور اس لغزش نے مسلمانوں کے دل سے ان کا تمام وقار مٹا دیا۔ اب ان کے سامنے اپنے آپ کو زندہ رکھنے کا اہم مسئلہ درپیش تھا۔ جس کی سوائے اس کے کوئی دوسری صورت نظر نہ آتی تھی کہ وہ ہندوستان کی اس مجلس میں شامل ہو جائیں۔ جو آج ملک کے بیشتر حصہ پر حکمران ہے۔ اور اس طرح شاعر کے اس قول پر عامل ہو جائیں ؎

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

اس تجویز پر غور کرنے کے لئے کہنہ مشق احرار کی ایک مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس نے دو روز کی بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ ہر احراری کارکن کانگرس کا رکن بن سکتا ہے۔ اور عہدہ قبول کر سکتا ہے۔

کانگرس میں مسلمانوں کی شمولیت کے متعلق ہمارا نظریہ واضح ہے کہ جب تک کانگرس اقلیتوں کے حقوق محفوظ نہ کر دے۔ اس وقت تک مسلمانوں کا اس میں شریک ہونا شدید سیاسی غلطی ہے۔ اور واقعات سے ظاہر ہے کہ احرار بھی کانگریس سے اسی بنا پر علیحدہ ہوئے تھے۔ کہ وہاں مسلمانوں کے تحفظ حقوق کی ضمانت موجود نہ تھی۔ اور کانگریسی زعماء اس قسم کا اطمینان دلانے سے ہچکچاتے تھے۔ لیکن موجودہ صورت میں جب کہ احرار کانگریس میں پھر شامل ہو رہے ہیں۔ تو کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اس بے اصولی کا کیا باعث ہے؟ اور کیا کانگرس نے زعمائے احرار کو مطمئن کر دیا ہے۔ کہ کانگریس میں رہ کر مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہونگے؟ اگر اس قسم کا کوئی اطمینان دلایا گیا ہے۔ تو مجلس احرار اسے عامۃ المسلمین کی اطلاع کے لئے شائع کیوں نہیں کرتی۔ تاکہ مسلمان اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ پا کر جوق در جوق کانگریس میں شامل ہوں؟ (احسان)

مہاراجہ بہادر کشمیر نے کوئی اعلان نہیں کیا

ہندو اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر نے متعلق قانون گاؤکشی اعلان جاری کیا ہے۔ مگر پبلسٹی آفیسر ریاست جموں و کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ مہاراجہ بہادر نے حال میں کوئی اعلان کسی بھی موضوع پر جاری نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میرے دو مکان قادیان بیرون دروازہ ننگلی واقعہ ہیں یعنی ایک چھوٹا مکان بجدود ذیل شرق مکان خام شیخ محمد نصیب صاحب غرب مکان مسماۃ حلیمہ بی بی زوجہ خود دو مکان منظر۔ شمال گلی جنوب مکان احمد الدین صاحب خیاط مرحوم۔ دوسرا بڑا مکان اس کے دو حصہ ہیں۔ ایک حصہ مشتمل بر کوٹھڑی و غربی جانب کوٹھڑی کے برابر کا تھڑا سامنے کا حصہ دالان و حصہ صحن و بادچیخانہ بحدود ذیل شرق مکان عبدالمنان پسر خود غرب تھڑا ملحقہ مکان ہذا و شارع عام شمال گلی کوچہ۔ جنوب مکان منظر دوسرا حصہ جو دوسری کوٹھڑی اور اس کے عقب ہیں کوٹھڑی کے برابر تھڑا اور اس کے سامنے کا حصہ دالان و صحن دکنواں پر شامل ہے۔ حدود ذیل ہیں :۔ شرق مکان عبدالمنان غرب تھڑا ملحقہ مکان ہذا و شارع عام۔ شمال مکان مسماۃ حلیمہ بی بی جنوب مکان میاں احمد الدین صاحب خیاط مرحوم۔ منظر نے اپنا چھوٹا مکان اپنے صلبی بیٹے مسمی عبدالمنان کے نام حق الخدمت کے عوض ۱۹۳۳ء سے زبانی ہبہ کر دیا ہوا ہے۔ اور قبضہ دیدیا ہوا ہے۔ بڑے مکان کا حصہ ۱/۲ منظر نے ۱۹۲۷ء سے اپنی بیوی مسماۃ حلیمہ بی بی کے نام زبانی ہبہ کر دیا ہوا ہے یہ مکان ...

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہو گی وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس ضمن میں پندرہ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائیگی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بنک میرپور خاص سندھ کے نام بھیجکر اس کے ہمراہ بنک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

وصیت ۴۸۶۶ منکہ عبدالحمید ولد پیر بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۲۹ ر دسمبر ۱۹۳۶ء ساکن دیولانوالہ ڈاکخانہ ڈھلوان ضلع جالندھر ریاست کپورتھلہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۷-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد ۱۹/۶/- ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :۔ عبدالحمید ملازم محکمہ برج ریلوے کوٹری سندھ
گواہ شد :۔ سید بشیر احمد سکرٹری جماعت احمدیہ کوٹری سندھ
گواہ شد :۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود

اعلان

محلہ دارالفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴-۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے۔ اس رقبہ کے جانب مشرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فرد حشٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہ راہ ہے۔ جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہ راہ پر جو رقبہ ہو گا اسکی قیمت عہ/۵ فی مرلہ ہو گی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ/۵ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجتمند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار
بھائی حاکم دین دکاندار۔ بازار ریتی چھلہ۔ قادیان

مسرت

اس میں شک نہیں کہ ہر چیز خدائے تبارک و تعالےٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ اور وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ تاہم کسی چیز میں بہترین فعل پیدا کرنا بھی یقیناً اسی کے اختیار میں ہے۔ میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں کہ میری خاندانی دوا جو وسیع تجربہ کے بعد پیش کی جا رہی ہے۔ مسرت نامی دوا میں خدا تعالےٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسے حمل کے تیسرے ماہ کے ابتدائی دنوں میں استعمال کیا جائے تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہو گا۔ جن بہنوں کے گھر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں ان کو خدا کا نام لیکر دوا مسرت کا استعمال کرنا چاہئیے۔ یقیناً دلی مراد حاصل ہو گی۔ قیمت دوا پانچ روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ :۔ اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

سرمۂ نور کی ایجاد نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے

عوام کے علاوہ حکماء اور ڈاکٹر بھی سرمہ نور کے گرویدہ ہو چکے ہیں۔ تمام امراض چشم کے لئے بے نظیر ہے۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ سرخی۔ اندھراتا۔ دکھتی آنکھ۔ ناخنہ۔ پڑبال۔ گندی لیسدار رطوبت۔ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں لاثانی ہے قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

طاقت کی گولی رجسٹرڈ جوان مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت یکصد گولی صرف اڑھائی روپیہ پچاس گولی ڈیڑھ روپیہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ کثرت احتلام۔ دھاتت۔ سرعت انزال۔ سر زردی بھی بھوک۔ کمزوری۔ غرض جریان کا مرض جڑھ سے دور نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے

طلاء عنبری بیرونی مالش سے بلا تکلیف بیٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ عہ

موتی منجن پائیوریا اور گوشت خورہ کیلئے تریاق ہے۔ دانتوں کو مضبوط چمکدار بناتا ہے۔ کیڑوں کا قاتل۔ امراض دندان کا تیر بہدف علاج ہے۔ قیمت صرف چھ آنے ۶ر

ست سلاجیت تمام حکماء کا متفقہ قول ہے۔ کہ خالص سلاجیت روح۔ دماغ۔ گردہ۔ غرض اعضائے رئیسہ اور شکستہ ہڈیوں کے لئے یقیناً مفید ہے فی تولہ صرف آٹھ آنے

کشتہ فولاد مہینوں کی محنت اور کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے۔ کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بید مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ فی ماشہ آٹھ آنے۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ معدہ۔ جگر۔ اور آنتوں کی تکلیف کیلئے بہترین ہے قیمت شیشی اونس آٹھ آنے ۸ر

بچوں کا شربت بدہضمی۔ جوش۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن کو بڑھاتا ہے قیمت اونس ۲ رو دو اونس بارہ آنے ۱۲ر

ملنے کا پتہ۔ مینیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۲۹ر ستمبر۔ حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل یو پی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ وہ گذشتہ انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ضلع بجنور کے مسلم حلقہ انتخاب کی طرف سے منتخب ہوئے تھے۔ مگر بعد میں کانگرس میں شامل ہو گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مستعفی ہو کر کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب ہوں چنانچہ اب وہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ گورنر یو پی نے ضمنی انتخاب کے لئے یکم نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

استنبول ۲۹ر ستمبر معلوم ہوا ہے۔ وزیر جنگ ترکیہ نے ترکی افواج کو ملک کی حدود پر جمع ہونے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اس کی تعمیل نہایت سرعت کے ساتھ کی گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کن خطرات کے پیش نظر سرحدوں پر یہ فوجی اجتماع عمل میں لایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پیرس بخارسٹ ایکسپریس پر آج دو مسافر اس الزام میں گرفتار کئے گئے۔ کہ وہ سائنیور مسولینی کی جرمنی سے واپسی پر اس پر حملہ کرنے کی سازش کر رہے تھے۔ یہ دونوں مسافر فرانسیسی بیان کئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر ستمبر۔ فرانسیسی مراکش سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربوں میں حکومت فرانس کے خلاف جذبۂ نفرت بڑھ رہا ہے اور ہر لحظہ صورت حالات کے خطرناک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ریذیڈنٹ جنرل کے مراکش میں جانے پر اعراب نے زبردست مظاہرے کئے۔ اور اس کے راستہ کو روکنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں بازاروں میں لیٹ گئے۔ اور سنگباری بھی کی۔ اس سلسلہ میں متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شیخوپورہ ۲۹ر ستمبر۔ جنڈیالہ شیر خان کے فسادات کے متعلق پولیس کی تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ چنانچہ کل آخری چالان پیش کر دئے گئے۔ شورش و فساد کے ملزموں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

جلال آباد (بذریعہ ڈاک) "اتحاد مشرقی" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاپان کے مقابلہ میں چینی افواج کی شکستوں سے منگولیا کے مسلمانوں میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک لاکھ مسلمان منگولیا کی سرحد پار کر کے چین میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ چین کی امداد کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ روسی طیارہ شکن توپوں سے مسلح ہیں۔ اور ان کے پاس روس کے بنے ہوئے بمبار طیارے ہیں۔

ایبٹ آباد ۲۹ر ستمبر۔ آج سرحدی اسمبلی میں چار غیر سرکاری بل پیش ہوئے ان میں سے ایک مسلم اوقاف بل ہے۔ دوسرا بلدیات اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے متعلق ہے۔ تیسرے بل کا مقصد یہ ہے کہ صوبہ سرحد میں نامزد ارکان نہ ہوا کریں۔ چوتھے بل کے ذریعہ دفعات ۱۴۴ - ۱۲۴ (الف) اور ۱۰۸ ضابطہ فوجداری میں بعض ترامیم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ آخر الذکر بل کے متعلق ایڈووکیٹ جنرل نے وضاحت کی کہ کسی صوبجاتی حکومت کو موجودہ انڈین لاء میں تحریف و تنسیخ کا اختیار نہیں باقی بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دئے گئے۔

شملہ ۳۰ر ستمبر یکم اکتوبر کو فیڈرل کورٹ کی رسم افتتاح ادا کی جائیگی جب کہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند سر مارس گوائر۔ مسٹر ایم۔ آر۔ جیکار اور سر شاہ محمد سلیمان سے حلف وفاداری لیں گے۔ اس تقریب میں کمانڈر انچیف۔ ایگزیکٹو کونسل کے ارکان۔ حکومت ہند کے سکرٹری اور فیڈرل ایڈووکیٹ جنرل شرکت کرینگے

شملہ ۲۹ر ستمبر۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ یہ بات اب معلوم ہو گئی ہے۔ کہ ۲۷ر ستمبر کو رزمک کے قریب قبائلی لشکر کے کم از کم ۳۰ آدمی ہلاک اور ۸ شدید مجروح ہوئے۔ وادی خیسورہ میں مزدوروں کی ایک جماعت پر گولیاں برسائی گئیں ۲۷ر اور ۲۸ر ستمبر کی درمیانی شب ٹانک سب ڈویژن کے ایک گاؤں پر قبائلیوں کے گروہ نے حملہ کیا۔ اور ایک ہندو عورت اور اس کی لڑکی کو اغوا کر کے لے گئے۔

کلکتہ ۲۹ر ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک خوفناک طوفانِ باد و باران نے اٹھارہ سال قبل کے ایک طوفان کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مختلف اضلاع سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ دیگر مقامات کی نسبت ہگلی اور بردوان کے اضلاع میں فصلوں اور مکانات کو شدید نقصان پہنچا ہے کلکتہ اور مضافات کی سڑکیں ابھی تک شکستہ ٹہنیوں اور جڑ سے اکھڑے ہوئے درختوں سے اٹی پڑی ہیں۔ ہگلی اور دمودر میں مال و اسباب سے لدی ہوئی کشتیاں غرق ہو گئی ہیں۔

شملہ ۲۹ر ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی مذاکرات بدستور جاری ہیں۔ اور یہ خبر کہ مذاکرات میں تعطل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ مذاکرات کے مشکل پہلو اور بعض نہایت اہم امور کے پیش نظر فوری تصفیہ کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ اس امر کے متعلق صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے کہ مذاکرات ابھی کتنے عرصہ تک جاری رہیں گے تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ اگلے ماہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ عمل میں آ جائے گا۔

بیت المقدس ۳۰ر ستمبر ناصرہ میں مسٹر اینڈریوز ڈسٹرکٹ کمشنر گلیلی کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے حکام نے ۱۰ ہزار پونڈ کا انعام مقرر کیا ہے۔

امرتسر ۲۹ر ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۷ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے نو آنے رہی۔

امرتسر ۲۹ر ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی لیڈر کو آج شام پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ان کی گرفتاری خالصہ کالج کے خلاف مظاہرہ کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے۔ ان کے علاوہ چند اور اشخاص بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جنہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا لیکن ماسٹر تارا سنگھ نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔

کٹک ۲۹ر ستمبر۔ مسٹر بشوناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ ۲ر اکتوبر کو جب کہ گاندھی جی کا یوم ولادت ہو گا۔ صوبہ کے تمام سکول اور کالج بند رہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت جتنے بھی پرائمری سکول ہیں ان کے نام بھی یہی حکم جاری کیا گیا ہے۔

شملہ ۲۹ر ستمبر۔ مسٹر حسین امام نے کونسل آف سٹیٹ میں سوال کیا کہ لاہور کے لئے بوچڑخانے کی سکیم کے ترک کرنے میں پچاس لاکھ روپے کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی تفصیل کیا ہے۔ کمانڈر انچیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ بوچڑخانے کی سکیم ترک کئے ابھی تھوڑے دن گزرے ہیں اس عرصہ میں اس امر کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ کہ بوچڑخانے کے لئے جو ساز و سامان خریدا گیا ہے یا جس کے لئے آرڈر دیا گیا تھا۔ یا اسی قسم کے دوسرے امور میں حکومت کو بالتفصیل کس قدر نقصان ہوا ہے۔

پیرس ۲۹ر ستمبر سانٹنڈر سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہسپانوی باغیوں نے ایک

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی